السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ بے شک اللہ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے جب میری اُمت میں سے کوئی شخص مجھ پر درود پڑھے گا تو یہ فرشتہ مجھے کہے گا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں شخص کے فلاں بیٹے نے اس وقت آپ پر درود بھیجا ہے۔

(اس روایت کو شیخ البانی رحمة اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب السلسلة الصحیحة میں ذکر کیا ہے۔(ج4ص43ح1530

(کیا یہ روایت صحیح ہے؟ (راحیل شاہ، برطانیہ

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمة اللہ علیہ نے اس روایت کی دو سندیں پیش کی ہیں:

(۔ "عن محمد بن عبداللہ بن صالح المروزي حدنا بکر بن خداش عن فطر بن خلیفة عن ابی الطفیل عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ مرفوعاً اي عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" (بحوالہ الدیلمی 1/1/31 الصحیحہ 14/44

(اس سند میں محمد بن عبداللہ بن صالح مجہول ہے، جس کے بارے میں البانی صاحب نے خود لکھا: "لم اعرفہ" میں نے اسے نہیں پہچانا۔ (الصحیحہ ص44

دوسرے یہ کہ محمد بن عبداللہ تک محدث دیلمی کی سند نا معلوم ہے۔

خلاصہ یہ کہ یہ سند ثابت نہیں ہے۔

۔ "اِنّ لِلّٰہِ مَلَکًا أَعطَاہُ أَسمَاءَ الْخَلَائِقِ کُلِّھَا، وَھُوَقَائمٌ عَلَی قَبرِي، إِذَامُتُّ إِلَی یَومِ الْقِیَامَةِ، فَلَیسَ أَحَدٌ مِن أُمّتي یُصَلّي عَلَيّ صَلَاةً إِلاّ أسمَاہُ بِاسمِہِ، وَاسمِ أَبِیہِ، قَالَ: یَا مُحَمّدُ، صَلّی عَلَیکَ فُلَانٌ 2....."

"اللہ نے ایک فرشتے کو مخلوقات کی سماعتیں عطا فرمائی ہیں جو میری وفات کے بعد میری قبر پر کھڑا ہوگا پھر جو کوئی مجھ پر ایک درود پڑھے گا تو وہ کہے گا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں کے فلاں بیٹے نے آپ پر درود پڑھا ہے۔ الخ"

(بحوالہ ابو الشیخ بن حیان والطبرانی وغیرہما عن القول البدیع للسخاوی ص 112، الصحیحہ 4/44)

(اس سند کا راوی نعیم بن ضمضم مجہول ہے، جسے ہمارے علم کے مطابق کسی نے بھی ثقہ نہیں کہا۔ دیکھئے لسان المیزان (6/169 طبعہ جدیدہ 7/213

(اس سند کا دوسرا راوی عمران بن الحمیری مجہول الحال ہے جسے سوائے ابن حبان کے کسی نے بھی ثقہ نہیں قرار دیا۔ دیکھئے لسان المیزان (4/345، دوسرا نسخہ 5/264

امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے التاریخ الکبیر (6/416) میں یہ روایت ذکر کر کے "لایُتَابَعُ عَلَی حَدِیثِہِ" کہہ کر اسکے ضعف کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔

مجہول راویوں کی ان دو سندوں کے بارے میں البانی رحمة اللہ علیہ صاحب نے لکھا:

"فالحدیث بہذا الشاہد وغیرہ ممافی معناہ حسن ان شاء اللہ تعالیٰ"

(پس اس شاہد وغیرہ سے یہ حدیث ان شاء اللہ تعالیٰ حسن ہے۔ (الصحیحہ 4/45

عرض ہے کہ یہ روایت ان دونوں سندوں کے ساتھ ضعیف ومردود ہی ہے اور مجہول راویوں کی روایتیں مردود ہوتی ہیں نہ کہ ضعیف + ضعیف کے خود ساختہ کلیے کے ذریعے سے انھیں حسن قرار دیا جائے۔۔۔!

دوسرے یہ کہ یہ ضعیف روایت اُس صحیح حدیث کے خلاف ہے جس میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِنّ لِلّٰہِ مَلَائِکَةً سَیّاحِینَ یُبَلّغُونِي مِن أُمّتي السّلَامَ"

بے شک اللہ کے فرشتے زمین میں پھرتے رہتے ہیں، وہ مجھے اپنی اُمت کی طرف سے سلام پہنچاتے ہیں۔"

(سنن النسائی 3/43 ح 1283 وھو حدیث صحیح، مسند احمد 1/387،452 فضل الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم للامام اسماعیل القاضی: 21 وسندہ صحیح، وصححہ ابن حبان الاحسان 910 دوسرا نسخہ 914 والحاکم 2/431 ح 3576 ووافقہ الذہبی)

ایک اعتراض: اس کی سند میں سفیان ثوری مدلس ہیں۔

الجواب۔ امام اسماعیل بن اسحاق القاضی نے فرمایا:

"حدثنا مسدد قال: حدثنا یحیٰ عن سفیان: حدثنی عبداللہ بن السائب عن زاذان عن عبداللہ ھو ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: (إنَّ لِلّہِ مَلائِکَۃ سَیاحِینَ یُبَلِّغُونِی مِن اُمتِی السلامَ"

(فضل الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص 11 ح 21 وسندہ صحیح)

معلوم ہوا کہ امام سفیان ثوری نے سماع کی تصریح کردی ہے اور دوسرے یہ کہ سلیمان بن مہران الاعمش (ثقہ مدلس) نے اُن کی متابعت کر رکھی ہے۔

دوسرا اعتراض: اس کی سند میں زاذان راوی شیعہ ہے۔

جواب: زاذان ابو عمر کا شیعہ ہونا ثابت نہیں ہے بلکہ حافظ ابو نعیم الاصبہانی نے زاذان کو اہل سنت کے اولیاء میں شمار کیا ہے۔

دیکھئے حلیۃ الاولیاء (4/199۔204) اور ماہنامہ الحدیث حضرو: 14 ص 25 جمہور محدثین نے انھیں ثقہ وصدوق قرار دیا ہے لہذا زاذان مذکور پر ہر قسم کی جرح مردود ہے، تفصیل کے لیے دیکھئے میرا مضمون "الیاقوت والمرجان فی توثیق ابی عمر زاذان" والحمدللہ (3/نومبر 2008ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد 1۔ کتاب العقائد۔ صفحہ 182

محدث فتویٰ